سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

سوموار،27۔جولائی2020

(یوم الاثنین،5۔ذی الحج1441ھ)

سترہویں اسمبلی: تیئیسواں اجلاس

جلد 23 : شمارہ 9

893

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 27-جولائی 2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ اطلاعات وثقافت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر وزیراعظم کے گلوبل سسٹین ایبل ڈویلپمنٹ گولز اچیومنٹ پروگرام، محکمہ جات مواصلات و تعمیرات، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، ایل جی اینڈ سی ڈی اور چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے مالی سال 2016 تا 2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

895

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

سوموار،27۔جولائی2020

(یوم الاثنین،5۔ذی الحج1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4بج کر10منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَن لَّا تُشْرِكْ
بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ
السُّجُودِ ﴿٢٦﴾ وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ
كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ﴿٢٧﴾ لِّيَشْهَدُوا
مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ
عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا
وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ﴿٢٨﴾

سورة الحَجّ 26 تا 28

اور جبکہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانا ٹھیک بتا دیا اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر اور میرا گھر ستھرا رکھ طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع سجدے والوں کے لئے (26) اور لوگوں میں حج کی عام ندا کر دے وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دُبلی اونٹنی پر کہ ہر دُور کی راہ سے آتی ہیں (27) تاکہ وہ اپنا فائدہ پائیں اور اللہ کا نام لیں جانے ہوئے دنوں میں اس پر کہ انہیں روزی دی بے زبان چوپائے تو ان میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ (28)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کرم کے آشیانے کی کیا بات ہے
آپ ﷺ کے آستانے کی کیا بات ہے
ایک گھر جو ملے شہر سرکار ﷺ میں
پھر تو ایسے ٹھکانے کی کیا بات ہے
آپ کے آستانے کی کیا بات ہے
کتنے نانا ہیں ان کے نواسے بھی ہیں
پر ابن حیدر علیہ السلام کے نانا کی کیا بات ہے
آپ ﷺ کے آستانے کی کیا بات ہے
فاطمہ علیہ السلام و علی حسن علیہ السلام اور پھر حسین علیہ السلام
پنجتن کے گھرانے کی کیا بات ہے
کرم کے آشیانے کی کیا بات ہے
آپ کے آستانے کی کیا بات ہے

سوالات

(محکمہ اطلاعات وثقافت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ اطلاعات وثقافت کے سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: وقفہ سوالات کے بعد آپ کو ٹائم دیا جائے گا۔ پہلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 2362 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے سید عثمان محمود کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگوئج کے

اغراض ومقاصد اور اضلاع میں ان کی برانچز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2362: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگوئج آرٹ اینڈ کلچر کا ادارہ کب عمل میں آیا؟

(ب) اس ادارے کے اغراض ومقاصد کیا ہیں اب تک کتنے اضلاع میں اس ادارہ کی برانچز کھولی گئیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) اس ادارے کے ملازمین کا سروس سٹرکچر کیا ہے اور ان کو کون کون سی مراعات مل رہی ہیں؟

(د) کیا حکومت ضلعی سطح پر بھی ایسے ادارے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (جناب محمد ندیم قریشی):

(الف) پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگویج، آرٹ اینڈ کلچر کا ادارہ 2004 میں عمل میں آیا۔

(ب) پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگویج، آرٹ اینڈ کلچر کا صرف ایک ہی ادارہ ہے جو کہ لاہور میں واقع ہے۔ یہ ادارہ پنجابی زبان، فن اور ثقافت کی ترویج و ترقی کے لئے بنایا گیا اس کے اہم اغراض و مقاصد درج ذیل ہیں:

- پنجابی زبان، فن اور ثقافت کی ترویج سے متعلقہ پالیسی کے تمام معاملات میں حکومت کی مشاورت کرے گا۔
- پنجاب کے مختلف علاقوں کی نمائندگی کرتے ہوئے پنجابی زبان، ادب فن اور ثقافت سے متعلق تحقیقی سرگرمیوں اور پروگراموں کے لئے سہولیات بہم پہنچائے گا اور ان کی سرپرستی کرے گا۔
- کلاسیکی اور جدید پنجابی ادب کی کتابوں کو جمع، محفوظ اور مرتب کرے گا۔ طلباء اور محققین کے لئے جدید سہولیات پر مشتمل حوالہ جاتی کتب خانہ قائم کرے گا۔
- پنجاب کے لوگوں کے فن اور دستکاری کی ترویج کرے گا۔
- لوک فنون، لوک ثقافت، لوک دستکاریوں اور لوک گانوں کو ان کی خالص اور آسان ترین شکل میں محفوظ کرے گا۔
- پنجابی زبان، فن اور ثقافت سے متعلق کتابوں، رسالوں اور ادب کو شائع کرے گا۔
- پنجاب کے عظیم صوفی شعراء کے پھیلائے ہوئے برداشت، امن اور محبت کے پیغام کو فروغ دے گا۔
- پنجابی زبان میں لغات اور انسائیکلوپیڈیا تیار کرے گا یا تیار کرنے کا اہتمام کرے گا۔
- پنجاب کے ادباء وشعراء کے کردار کو وسعت دے گا۔

(ج) اس ادارے میں ملازمین گورنمنٹ کے سکیل کے مطابق کنٹریکٹ اور مستقل بنیادوں پر کام کر رہے ہیں۔ پنجاب سول سیکرٹریٹ کے علاوہ حکومت پنجاب کے دیگر ملازمین کو ملنے والی مراعات پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگویج، آرٹ اینڈ کلچر کے ملازمین کو بھی مل رہی ہیں۔

(د) اس ادارے کے تحت زبان، فن اور ثقافت کے فروغ کے لئے راولپنڈی اور ملتان میں ایف ایم ریڈیو سٹیشن قائم کئے جارہے ہیں جن کا دائرہ کار مستقبل میں ڈویژن کی سطح تک بڑھانے کی تجویز ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اس جواب میں یہ تو بتایا گیا ہے کہ 2004 سے اس ادارے کو عمل میں لایا گیا ہے لیکن ان 16 سالوں میں اس ادارے نے کیا کیا ہے کیونکہ ابھی تک ایک بھی جواب میں نہیں بتایا گیا بلکہ جو بھی جواب دیا گیا ہے اس میں لکھا گیا ہے کہ یہ یہ کام کرے گا اور وہ کام کرے گا لیکن کیا کام کیا ہے اس کے متعلق کسی ایک سوال کی بھی وضاحت نہیں کی گئی۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب سپیکر! شکریہ۔ پنجاب لینگویج آرٹ اینڈ کلچر انسٹیٹیوٹ 2004 میں قائم کیا گیا اور یہ credit بھی چودھری پرویز الٰہی صاحب کو جائے گا جن کے دور میں بہت سارے ایسے کام ہوئے کہ پنجاب ایک صحیح سمت کی طرف گیا۔

میں عرض کرنا چاہوں گا کہ اس ادارے کا بنیادی مقصد پنجاب کی لینگویج کے حوالے سے پنجاب کی لوکل ثقافت کے حوالے سے اور پنجاب کے کلچر کے حوالے سے اس کی پروموشن تھا۔ اس ادارے کے تحت دو ایف ایم ریڈیو کام کر رہے ہیں اور ہم ساؤتھ پنجاب میں ملتان میں بھی ایک ایف ایم ریڈیو قائم کرنے کی طرف جارہے ہیں۔ اس ادارے نے قائم ہونے کے بعد مختلف امور پر جو کام کئے اس کی ساری تفصیل یہاں پر پیش کی گئی ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! مجھے کسی ایک جز کی تفصیل میں یہ بتادیں جس میں کہا گیا ہو کہ یہ کام کیا ہے کیونکہ پوری تفصیل میں لکھا گیا ہے کہ کام کرے گا۔ مجھے ایک بھی جز میں بتادیں کہ یہ کام کیا ہے؟

MR CHAIRMAN: Let him reply please.

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب سپیکر! میں آپ کو عرض کروں کہ جب سے یہ ادارہ بنا ہے تو اس کے تحت بہت سارے کام مرحلہ وار ہو رہے ہیں۔ کچھ پراجیکٹس ایسے ہیں جو پائپ لائن میں ہیں جن کے حوالے سے ہماری working ہے اور میں نے پہلے بھی عرض کی کہ بنیادی طور پر اس ادارے کا مقصد تھا کہ چونکہ ہمارا پانچ دریاؤں کی زمین سے تعلق ہے اور ہم نے پنجاب کی لوکل ثقافت کو، پنجاب کے شعراء کو، پنجاب کے ادب کو، پنجاب کی تمام چیزوں کو promote کرنا ہے اور یہ ادارہ پوری ذمہ داری سے اپنا کام کر رہا ہے۔ اس ادارے کے ذریعے جتنے مختلف کام کر ہو رہے ہیں ناں وہ میں اپنے فاضل ممبر کو درخواست کرتا ہوں کہ وہ ادارے میں تشریف لائیں انہیں visit کرواتے ہیں۔ جس طرح سے وہاں ورکنگ چل رہی ہے، جس طرح سے وہاں کام ہو رہے ہیں ہم ان کو دکھاتے ہیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں نے ایک simple سوال کیا کہ اس ادارے نے ابھی تک کیا کیا ہے؟ انہوں نے جواب میں 9 چیزوں کا ذکر کیا ہے لیکن یہ نہیں بتایا کہ ان 9 میں سے کسی ایک میں بھی کیا کیا ہے۔ یہ مجھے علیحدہ بلا رہے ہیں حالانکہ یہ اسمبلی میں سوال کیا گیا ہے انہوں نے یہاں جواب دینا ہے۔ انہوں نے جواب میں 9 چیزوں کا ذکر کیا ہے جن میں لکھا گیا کہ یہ ثقافت کو promote کرے گا، یہ فنکاروں کو بتائے گا وغیرہ وغیرہ۔

جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے پچھلے دو سالوں میں یا پچھلے چھ مہینوں میں کیا کیا ہے؟ جس ریڈیو کی یہ بات کر رہے ہیں اس کا جواب بھی ذرا سن لیجئے گا کہ اس ادارے کے تحت زبان، فن اور ثقافت کے فروغ کے لئے راولپنڈی اور ملتان میں ایف ایم ریڈیو سٹیشن قائم کئے جا رہے ہیں لیکن ہوا کچھ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنا سوال دوبارہ repeat کر رہا ہوں کہ ان دو سالوں میں انہوں نے اب تک کیا کیا ہے؟ میں اغراض و مقاصد سے ہٹ کر بات کر رہا ہوں کہ آپ نے جو 9 جواب دیئے ہیں ان میں سے ایک کا بھی نہیں بتایا کہ اس میں کیا کیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت(جناب محمد ندیم قریشی):جناب سپیکر!یہ جتنے جوابات ہیں یہ اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ ان تمام پراجیکٹس پر کام ہوتے رہے ہیں۔پاکستان تحریک انصاف کی حکومت 16۔اگست 2018 کو قائم ہوئی آپ ہم سے دو سال کا پورا ریکارڈ لے سکتے ہیں میں جناب کو پیش کر دوں گا۔ اغراض و مقاصد سے یہی مراد ہوتا ہے کہ اس کے تحت مختلف کام ہو رہے ہیں۔پنجابی کلچر کے حوالے سے، پنجابی ایجوکیشن کے حوالے سے، پنجاب کے لوک فنکاروں کے حوالے سے میں نے تمام سوالوں کے جوابات دیئے ہیں۔آپ ان دس سالوں کا جواب تو خود دیں گے جس میں جناب کی گورنمنٹ رہی ہے۔

جناب نصیر احمد:جناب سپیکر!یہ دو سالوں کا بتا دیں اس دوران کون سا کام کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت(جناب محمد ندیم قریشی):جناب سپیکر!میں نے تو اپنی گورنمنٹ کے دور کے بارے میں عرض کر دیا ہے کہ جو اس ادارے کے اغراض و مقاصد تھے ہم اس کے عین مطابق کام کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین:جناب نصیر احمد!میں آپ کی بات غور سے سن رہا ہوں تو آپ کا interfere کرنا بنتا نہیں ہے۔آپ پارلیمانی سیکرٹری کو جواب دینے دیں پھر اس کے بعد بات کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت(جناب محمد ندیم قریشی):جناب سپیکر!اگر آپ موصوف کا سوال دیکھیں گے تو اس میں انہوں نے پوچھا ہے کہ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگوئج کے اغراض و مقاصد کیا ہیں تو میں نے ان کے سوال کے مطابق جواب دیا ہے اور جو انہوں نے حکم فرمایا ہے ہم نے اس کے عین مطابق جواب دیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب نصیر احمد:جناب سپیکر!میری چھوٹی سی گزارش ہے کہ لابی سے پرچی آئی ہے اور انہوں نے پڑھ کر سنا دی ہے۔میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس سوال میں 9 جوابات آئے ہیں کہ ہم یہ یہ کام کریں گے۔

جناب سپیکر!میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ 16 سالوں کا اگر یہ جواب نہیں دینا چاہتے تو یہ ان دو سالوں میں کسی ایک کام کا جواب دے دیں جو اس ادارے نے کیا ہے۔

جناب چیئرمین: جناب نصیر احمد! یہ آپ کا fresh question بنتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں پہلے بھی بات کر سکتا تھا لیکن چونکہ یہ آپ کی صوابدید ہے اور آپ کہہ بھی چکے تھے۔ میں یاد دہانی کے لئے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ چھ ماہ یا سال پہلے ایڈوائزری کمیٹی میں بات ہوئی تھی جس پر سپیکر صاحب نے لگاتار عملدرآمد کرایا تھا کہ جو ممبر تشریف نہیں لاتے تھے ان کے سوال dispose of ہو جاتے تھے۔ اس کے پیچھے sprit یہ تھی اور اس لئے منع کیا گیا تھا کہ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنا ہوم ورک نہیں کرتے اور یہاں آ کر کسی کے سوال پر on his behalf کہہ کر کھڑے ہو جاتے تھے۔

جناب سپیکر! آپ پچھلا ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں کہ جو ممبر نہیں آتے رہے ان کے تمام سوالات dispose of ہوتے رہے ہیں، آپ اپنے سیکرٹری صاحب سے بھی پوچھ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر میں یاد دہانی کرواتے ہوئے نہایت ادب کے ساتھ عرض کر رہا ہوں کہ جو ممبر سوال کرتے ہیں ان کو back ground کا پتا ہوتا ہے، ان کے ضمنی سوالات میں بھی جان ہوتی ہے لیکن جنہوں نے ہوم ورک نہیں کیا ہوتا انہوں نے صرف ٹائم لینا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ آپ کی صوابدید ہے کہ آپ اجازت دیں لیکن جو ہمارے سپیکر صاحب نے روایت قائم کی ہے This House is governed by rules and traditions شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2503 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

اگست2018 تا اپریل2019 تک

آرٹسٹ سپورٹ فنڈز سے فنکاروں کو مالی امداد سے متعلقہ تفصیلات

*2503: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت نے اگست 2018 سے اپریل 2019 تک آرٹسٹ سپورٹ فنڈز سے کتنے فنکاروں کو مالی امداد کے چیک دیئے؟

(ب) ان فنکاروں کا کن کن شہروں سے تعلق ہے اور ان کو کتنی کتنی مالی امداد کے چیک جاری کئے گئے؟

(ج) حکومت مالی سال 20-2019 میں کتنے فنکاروں کو مالی امداد کے چیک جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی):

(الف) حکومت نے اگست 2018 سے اپریل 2019 اور بعد ازاں 30-جون 2019 تک آرٹسٹ سپورٹ فنڈز سے 121 فنکاروں کو مالی امداد کے چیک دیئے۔

(ب) مستحق فنکاروں کا تعلق پورے پنجاب سے ہے۔ فنکاروں کو دی گئی مالی امداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

رقم	آرٹسٹ کی تعداد
پانچ لاکھ روپے	لاہور4، رحیم یار خان1 (5)
تین لاکھ روپے	لاہور4، ملتان1 (5)
دولاکھ روپے	لاہور3
ایک لاکھ روپے	لاہور7
بیس ہزار روپے	لاہور8، راولپنڈی 1 (9)
25ہزار روپے	لاہور2، ڈی جی خان63، بہاولپور1 (66)
30ہزار روپے	لاہور9، شیخوپورہ1، ملتان1 رحیم یار خان1، سیالکوٹ 1(13)
40ہزار روپے	لاہور3، شیخوپورہ 1 (4)
50ہزار روپے	لاہور6، رحیم یار خان1، مظفر گڑھ1 (8)
60ہزار روپے	سرگودھا1

(ج) حکومت پنجاب نے موجودہ مالی سال 20-2019 میں مبلغ 80 ملین روپے کی رقم سینئر اور مستحق فنکاروں کی مالی امداد کے لئے مختص کی ہوئی ہے۔ مالی امداد کی تقسیم کا طریق کار وضع کرنے کا اختیار وزیر اعلیٰ کی تشکیل کردہ کمیٹی کو ہوتا ہے۔ اس ضمن میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے کمیٹی کی تشکیل کی منظوری دے دی ہے۔ کمیٹی جن فنکاروں کو مستحق قرار دے گی اُن فنکاروں کو مالی امداد کی تقسیم بلا تاخیر حسبِ ضابطہ شروع کر دی جائے گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ب) سے ہے کہ وہ پالیسی کیا ہے جس کے تحت گرانٹ دی جاتی ہے اور اس پالیسی کو on the floor of the House update کیا جائے؟ اس لسٹ میں جو لوگ mention کئے گئے ہیں کچھ لوگوں کو پانچ لاکھ روپے دیئے گئے ہیں، کچھ کو تین لاکھ روپے دیئے گئے ہیں اور کچھ کو دو لاکھ روپے دیئے گئے ہیں۔

Mr Speaker! I am sure there is some policy which is being followed and I want to know the Authority who gives the grant. Is the Authority a single person or is it a Committee that is formed and where are the rules and procedure for the Committee?

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے یہ عرض کروں گا کہ یہ نوٹیفکیشن 30۔ستمبر 2019 کو ہوا جس میں چیف منسٹر پنجاب ایک کمیٹی format کرتے ہیں جس کو منسٹر اطلاعات و ثقافت چلاتے ہیں۔ یہ کمیٹی دس لوگوں پر مشتمل ہے۔ ہم نے پنجاب بھر میں ایک معیار fix کر دیا، person to person چیزیں vary کرتی ہیں اگر کوئی فنکار جس نے ملک کا نام بڑی سطح پر روشن کیا اس کے لئے کیٹیگری علیحدہ ہے، کچھ فنکار جو چھوٹے لیول پر کام کر رہے ہوتے ہیں ان کے لئے کیٹیگری مختلف ہے۔ اس کمیٹی کے پاس تمام درخواستیں ان کے ڈسٹرکٹ کے ذریعے آتی ہیں۔

جناب سپیکر! پنجاب میں آٹھ آرٹس کونسل کام کر رہی ہیں۔ ڈپٹی کمشنر اور ڈائریکٹر آرٹس کونسل وہاں سے ہی درخواست verify کر کے اس کمیٹی کو بھیجتے ہیں۔ کمیٹی کا ماہانہ اجلاس ہوتا ہے اور ہم بڑے foolproof طریقے سے scrutinize کر کے یہ distribute کرتے ہیں کہ کس فنکار کا کتنا حق بنتا ہے۔ ان کی disease کے حوالے سے علیحدہ arrangement ہے اور اگر کسی فنکار کے بچوں کی شادی ہے تو اس کی کیٹیگری علیحدہ ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے یہاں تین سوالات کئے اور ہم نے تینوں سوالات کے بڑے واضح جوابات دیئے ہیں۔ ہمارے پاس ایک ایک فنکار کی لسٹ موجود ہے جس طرح سے ان کو کراس چیکس دیئے گئے ہیں وہ موجود ہیں۔ ہم نے foolproof طریقہ اپنایا ہوا ہے اور پنجاب بھر کے لوگ اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

MS HINA PERVAIZ BUTT: Mr Speaker! According to my information the Committee has been notified only a couple of months back and my question was put in 2018 and it has come now on the floor

یہ کمیٹی کب notify ہوئی؟

Who are the members of the Committee and what are the criteria for allocation? So please present it into the House.

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب سپیکر! یہ کمیٹی کا نوٹیفکیشن میرے پاس موجود ہے آپ کی اجازت سے میں اپنی محترمہ ممبر کو پیش کر دیتا ہوں یہ اس کو دیکھ لیں، اس کمیٹی میں وہ لوگ ہیں جو اسی ادارے کے ساتھ منسلک ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ ہاؤس کو بتائیں کہ یہ کب notify ہوئی؟ میرا سوال 2018 میں تھا اور اب 2018 تا 2019 تک جو فنکاروں کو پیسے دیئے گئے وہ کب دیئے اور یہ کمیٹی کب notify ہوئی؟

جناب چیئرمین: محترمہ! یہ سوال تو 20-2019 کا ہے اور جز (ج) میں لکھا ہوا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! اس میں دونوں cover ہو رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب سپیکر! میں عرض کروں کہ انہوں نے جو سوالات کئے ان کے سیر حاصل جوابات اس میں موجود ہیں۔ اگر انہوں نے کوئی نیا سوال کرنا ہے تو اس کے مطابق یہ نیا سوال جمع کروادیں ہم اس کے بھی جوابات دینے کے پابند ہیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! اس میں پڑھیں کہ 19-2018 کی detail ہے اور اب تک کی بھی detail ہے جبکہ کمیٹی کا نوٹیفکیشن ابھی کچھ مہینے پہلے ہوا ہے جو پچھلے پورے سال لوگوں کو پیسے دیئے گئے اس کا فیصلہ کون کر رہا تھا تب تو کمیٹی exist ہی نہیں کرتی تھی؟

Mr Speaker! Who was making the decision? I think this matter has to be looked into because who is making the decision?

جناب چیئرمین: محترمہ! انہوں نے 19-2018 کا بھی دیا ہوا ہے اور 20-2019 کا بھی دیا ہوا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری! آپ ذرا ان کو پڑھ کر سنا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب سپیکر! مختلف فنکاروں کو مختلف ڈسٹرکٹس میں جو رقوم تقسیم کی گئی ہیں ان کی درخواست پر scrutiny کے ذریعے تو اس میں پانچ لاکھ روپے کی رقم لاہور کے چار، رحیم یار خان کے ایک آرٹسٹ کو دی گئی۔ تین لاکھ روپے کی رقم اسی پالیسی کے تحت لاہور کے چار اور ملتان کے ایک آرٹسٹ کو دی گئی۔ دو لاکھ روپے کی رقم لاہور کے تین آرٹسٹ کی خدمت میں پیش کی گئی۔ دو لاکھ روپے کی رقم لاہور کے تین لوگوں کو اور ایک لاکھ روپے لاہور کے سات لوگوں کو دیئے گئے۔ اسی طرح 20 ہزار روپے لاہور کے آٹھ اور راولپنڈی کے ایک شخص کو دیئے گئے۔ 25 ہزار روپے لاہور کے دو، ڈی جی خان کے 63 اور بہاولپور کے ایک آرٹسٹ کو دیئے گئے۔ اسی طرح سے 30 ہزار روپے مختلف فنکاروں کو دیئے گئے۔

جناب سپیکر! میں نے عرض کیا کہ میری محترمہ بہن صحیح طرح سے شاید سن نہیں سکیں۔ یہاں ہمارا جو آرٹس کونسل کا سسٹم بنا ہوا ہے اس میں جو ڈائریکٹر آرٹس کونسل ہیں ان کے پاس سب سے پہلے درخواست جاتی ہے۔ اس میں فنکاروں کے لئے معیار یہ بنایا گیا کہ اس کی عمر 50 سال سے کم ہو، اس کی آمدن پندرہ ہزار سے کم ہو اور وہ یہ ثبوت دے کہ وہ آرٹسٹ ہے اور باقاعدہ تھیٹر کے ساتھ attach ہے۔ یہ foolproof نظام ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے ان کو جواب بڑا satisfactory دیا ہے۔ اگر یہ کوئی نیا سوال پوچھنا چاہتی ہیں تو نیا سوال جمع کروا دیں۔ میری طرف سے یہ مکمل جواب اس ہاؤس میں پیش کر دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! سوال نمبر 3262 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فنکاروں کی فلاح و بہبود کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***3262: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) حکومت فنکاروں کی فلاح و بہبود کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) 15۔ اگست 2018 سے 15۔ اگست 2019 تک ان فنکاروں کی فلاح کے لئے کون سے منصوبوں پر کام کیا گیا ہے۔

(ج) حکومت فنکاروں کی تربیت کے لئے کوئی ادارہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی):

(الف) حکومت پنجاب فنکاروں کی فلاح و بہبود کے لئے ایسے اقدامات کرتی ہے جس سے فنکاروں کو روزگار کے مواقع ملیں اور فنی خدمات کو جلا ملے۔ حکومت نے فنکاروں کی فلاح کے لئے آرٹسٹ سپورٹ فنڈ قائم کیا ہے جس کے تحت فنکاروں کی مالی امداد بھی کی جاتی ہے۔

(ب) 15-اگست 2018 سے 15-اگست 2019 کے سال میں فنکاروں کی فلاح کے لئے حکومت پنجاب نے آرٹسٹ سپورٹ فنڈ کے اجراء کے لئے مہم شروع کی جس کے تحت اُن کی رجسٹریشن، فہرستوں کی تکمیل سکروٹنی grievances redressal کے بعد 5,000 روپے ماہانہ کے حساب سے payment کر دی گئی۔ اس کے علاوہ فنکاروں کی رجسٹریشن کے لئے ایپ ڈیزائن کر لی گئی ہے۔ علاوہ ازیں پنجاب آرٹس کونسل، راولپنڈی ڈویژن، ملتان ڈویژن، فیصل آباد ڈویژن، ساہیوال ڈویژن میں فنکاروں کی تربیت کے لئے اکیڈمیاں بنائی گئی ہیں جن میں فنکاروں کی صلاحیتوں کو سنوارنے کے لئے ان کی تربیت کی جاتی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب کے زیر اہتمام لاہور آرٹس کونسل (الحمرا) میں اکیڈمی آف پرفارمنگ آرٹس ایک ادارہ قائم ہے جہاں پر ابھرتے ہوئے فنکاروں کو تربیت دی جاتی ہے تاکہ ان کے فن کو فروغ مل سکے۔ پنجاب کونسل آف دی آرٹس، راولپنڈی ڈویژن، ملتان ڈویژن، فیصل آباد ڈویژن، ساہیوال ڈویژن میں فنکاروں کی تربیت کے لئے اکیڈمیاں بنائی گئی ہیں جن میں فنکاروں کی صلاحیتوں کو سنوارنے کے لئے ان کی تربیت کی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! پہلے تو یہ کہ انہوں نے جو سوال کا جواب دیا ہے بالکل میں اس سے satisfy نہیں ہوں کیونکہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ گزشتہ دو سال سے آئے دن فنکار باہر روڈز تک پہنچ گئے ہیں، ان کے لئے کوئی فلاح و بہبود کا کام نہیں ہو رہا اور یہ پانچ ہزار روپے کا چیک دے رہے ہیں وہ بھی ان لوگوں تک نہیں پہنچ رہا وہ بہت تھوڑے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان کا رجسٹریشن کا طریق کار کیا ہے، فنکار کس طرح سے ان سے رابطہ کرتے ہیں اور یہ کس طریقے سے فنکاروں کو رقم پہنچا رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کی ہے اور میں اب بھی humbly عرض کر رہا ہوں کہ ڈویژن کی سطح پر آرٹ کونسل کا جو سسٹم بنا ہوا ہے اگر محترمہ چاہیں تو میں ان کو 1400 لوگوں کی لسٹ فراہم کر سکتا ہوں جو پنجاب کے مختلف حصوں میں اپنے فنکارانہ جوہر دکھا رہے ہیں۔ ہمیں یہ کریڈٹ جناب عثمان احمد خان بُزدار کو دینا پڑے گا کہ انہوں نے ماہانہ بنیادوں پر یہ package کا سسٹم کیا۔ اس میں جتنے لوگ موجود ہیں وہ تمام certified لوگ ہیں۔ ان کو verify کیا گیا ہے اور ان کو ماہانہ امداد کے باقاعدہ cross cheques دیئے جاتے ہیں ۔اس کے علاوہ جو فنکار ذاتی حیثیت میں کوئی request کرتا ہے اس کی کوئی مجبوری ہے تو ہماری حکومت ہمیشہ سے پنجاب کے ثقافت کے ساتھ، پنجاب کے فنکار کے ساتھ اور پنجاب کے آرٹسٹ کے ساتھ اسی طرح سے کھڑی ہے جس طرح معاشرے کے دیگر محروم طبقوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ یہ بات غلط ہو گی کہ ہم کہیں کہ اپنے فنکاروں کو سپورٹ نہیں کر رہے۔ اتنا شاندار میکنزم ماضی میں کبھی نہیں بنا جتنا اس گورنمنٹ نے بنایا ہے۔ COVID-19 کی وجہ سے اگر تھیٹرز میں بندش لگی تو وہ ہمارے WHO کے SOPs ہیں جس کی وجہ سے ہماری problem بنی وہ بھی وزیر اعلیٰ کے گوش گزار کر دیا گیا ہے۔ انشاءاللہ یہ جو panic کی صورتحال فنکاروں کے حوالے سے ہے وہ بھی بہتر ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا ضمنی سوال۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! میرے بھائی نے بڑی details میں جواب دیا ہے لیکن کاش یہ بات بالکل سچ بھی ہوتی۔ آپ بیان دیکھیں کہ چودھری شجاعت حسین نے کہا کہ فنکاروں کے ساتھ حکومت فنکاریاں نہ کرے تو بات یہ ہے اگر یہ اتنا اچھا ان کے ساتھ سلوک کر رہے ہوتے تو آپ دیکھیں ہر روز فنکارز جو دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں اور سڑکوں پر اکٹھے ہوئے ہوئے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: میڈم! یہ تو آپ کا concern ہے پلیز! آپ سوال کریں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئرمین: Let it be آپ نے سن لیا ہے۔ چودھری ظہیر الدین نے آپ کو بتایا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا اس میں سوال ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: چلیں! آپ بات کر لیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! اس میں بتایا گیا ہے کہ پانچ ہزار روپے ماہانہ ادا کئے جاتے ہیں۔ ابھی چودھری ظہیر الدین نے میرے سوال کرنے پر اتنی لمبی تقریر کر دی۔ میرا اس پر ایک سوال جو غیر نشان زدہ سوالات میں ڈال دیا گیا۔ اس میں ٹوٹل پانچ سوالات آئے ہیں لیکن پھر بھی سوال کو غیر نشان زدہ سوالات میں ڈال دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اس سوال میں انہوں نے بتایا ہے کہ صرف دو فنکاروں کو پیسے دیئے گئے ہیں جس میں ایک کا نام محترمہ ناہید منیر نیازی صاحبہ جو بیوہ ہیں اور ایک سجاد حیدر کشور صاحب ہیں یعنی دو سالوں میں پانچ پانچ لاکھ روپے ٹوٹل دس لاکھ روپے دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری توجہ دیں یہ ذرا غور طلب سوال ہے کہ جو جواب دیا گیا تھا اس میں بتایا گیا ہے کہ صرف دس لاکھ روپے دو سالوں میں دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! محترمہ حنا پرویز بٹ کا جو سوال آیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ 121 فنکاروں کو پیسے دیئے گئے ہیں تو میرا سوال صرف یہ ہے کہ یہ ذرا اس کی وضاحت کر دیں کہ دو فنکاروں کو دیئے گئے ہیں یا 121 فنکاروں کو پیسے دیئے گئے ہیں کون سا جواب درست ہے دونوں جواب اس کے اندر ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب سپیکر! میں اپنے فاضل دوست کی توجہ کے لئے عرض کروں گا کہ انہوں نے اس specific date میں سوال کیا تو اس specific date میں ان دو فنکاروں کو پیسے دیئے گئے اور باقی اس وقت سے لے کر نوٹیفکیشن تک 121 فنکاروں کو پیسے دیئے گئے۔ اگر آپ اپنے سوال کو پڑھیں گے تو ہم نے آپ کے سوال کے مطابق اس کا جواب دیا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئرمین: یہ آپ کا آخری سوال ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! جی، ٹھیک۔ یکم اگست 2018 سے اب تک کتنے اداکاروں اور فنکاروں کو پیسے دیئے گئے اس کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ دس لاکھ روپے دیئے گئے۔ اس سوال کے اندر بھی جو پہلے ہوا اور اب بھی ہوا تو وہ لکھا ہوا ہے کہ 15۔اگست 2018 سے،

جناب سپیکر! میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ جس طرح فنکاروں کے نام نہیں دیئے گئے اور ہر سوال کے اندر contradiction ہے 100 فیصد 121 فنکاروں کو پیسے نہیں دیئے گئے۔ یہ purely فراڈ کیا گیا ہے کسی فنکار کو پیسے نہیں دیئے گئے صرف دو یا تین فنکاروں کو پیسے دیئے گئے ہیں جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔

جناب چیئرمین: یہ تو آپ کا concern ہے آپ سوال کریں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ان تینوں سوالوں کے اندر ان سالوں میں جو پیسے دیئے گئے ہیں کیا موصوف پارلیمانی سیکرٹری sure ہیں کہ 121 فنکاروں کو پیسے دیئے گئے ہیں یا صرف دو فنکاروں کو پیسے دیئے گئے ہیں یہ on the floor of the House بتا دیں تو اس کے بعد بات clear ہو جائے گی؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب سپیکر! میں نے جو in the House عرض کی ہے کہ ہمارے پاس ہر چیز documented ہے ہم نے شہنشاہ اکبر کی طرح نظام نہیں چلایا ہم پاکستان کی عوام اور پاکستان کے اداروں کو answerable ہیں۔ اخبار اشتہار ہوا اور اخبار اشتہار کے بعد پنجاب میں 1800 ایپلی کیشنز آئیں تو اس میں سے 1400 لوگوں کو scrutinize کر گئے یہ فنڈز دیا گیا جو 121 فنکاروں کو پنجاب میں امداد دی گئی اس کا ایک ایک فنکار جس نے چیک receive کیا وہ بھی موجود ہے اور ان کے اکاؤنٹ میں shifting کا process بھی موجود ہے اگر میرے فاضل دوست چاہیں گے تو میں ان کو divisionally ساری تفصیل علیحدہ دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 3468 سید عثمان محمود کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلا سوال محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 4510 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں آرٹ کلچر کے تحت ڈراموں کو پیش کرنے سے قبل ان کے سکرپٹ کی منظوری سے متعلقہ تفصیلات

***4510: محترمہ نیلم حیات ملک:** کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے تمام آرٹ کلچر میں جو ڈرامے پیش کئے جاتے ہیں ان ڈراموں کے عنوانات اور کہانیاں (سکرپٹ) کی منظوری پیش کرنے سے قبل حاصل کی جاتی ہے تو اس کی منظوری کون دیتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقت صوبہ بھر کے اکثر آرٹ گیلری میں جو ڈرامے پیش کئے جا رہے ہیں ان کے عنوانات کہانیاں (سکرپٹ) سے نوجوان نسل میں غلط مطلب جا رہا ہے اور نوجوان نسل کی اصلاح کی بجائے ان کو غلط راہ کی طرف چلایا جا رہا ہے خاص کر ایسے ڈرامے جس کی کہانی ساس بہو کے جھگڑوں سے شروع ہو کر طلاق پر ختم ہوتی ہے؟

(ج) کیا حکومت ایسے تمام ڈراموں کو کسی بھی آرٹ گیلری میں پیش کرنے سے قبل اس کی مکمل چھان بین کرے اور اس کے بعد اس کو پیش کرنے کی اجازت ہو اس پر غور کرنے کا ارادہ ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (جناب محمد ندیم قریشی):

(الف) ڈرامیٹک پرفارمنس ایکٹ 1876 کے مطابق ڈراموں کی پیشکش کے قواعد اور طریق کار وضع کر دیا گیا ہے۔ لاہور آرٹس کونسل میں جو اسٹیج ڈرامے پیش کئے جاتے ہیں ان کے عنوانات اور سکرپٹ کی منظوری پیش کش سے پہلے سکرپٹ سکروٹنی کمیٹی سے حاصل کی جاتی ہے جس میں ادب، تھیٹر، اداکاری اور ہدایتکاری کے شعبے سے وابستہ نامور فنکار شامل ہیں۔

(ب) درست نہیں ہے۔ لاہور آرٹس کونسل میں جو اسٹیج ڈرامے پیش کئے جاتے ہیں ان میں اصلاحی پہلو کو ضرور مدنظر رکھا جاتا ہے اور سکرپٹ سکروٹنی کمیٹی کے اراکین خصوصی طور پر معاشرتی اصلاح پر مبنی مسودوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ ان دنوں کورونا کے باعث مارچ 2020 سے ڈراموں کی پیشکش کا سلسلہ معطل ہے۔ حکومت جب اجازت دے گی اس کا آغاز کیا جائے گا۔

(ج) اس تجویز پر پہلے ہی سے عملدرآمد ہو رہا ہے۔ سکرپٹ سکروٹنی کمیٹی کے رکن کی منظوری کے بعد اور پیش کش سے پہلے ڈرامے کو باقاعدہ سنسر کیا جاتا ہے اور پیشکش کے دوران بھی اس کی مانیٹرنگ کی جاتی ہے تاکہ کوئی خلاف ورزی نہ ہو۔ خلاف ورزی کی صورت میں متعلقہ فنکار اور ہدایتکار کے خلاف ہوم ڈیپارٹمنٹ کے احکامات کی روشنی میں تادیبی کارروائی کی جاتی ہے جس میں پابندی اور جرمانہ بھی شامل ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! جز (الف) میں میرا ضمنی سوال ہے کہ 1875 کے ایکٹ کا ذکر کیا گیا ہے اور ایکٹ کے تحت ہمیں یہ جواب دیا جا رہا ہے اس ایکٹ کے تحت ہی ہم لوگ ڈراموں کا موضوع واضح کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری سے گزارش ہے کہ یہ جو ایکٹ 1875 ہے یہ سوا سو سال پرانا ایکٹ ہے تو سوا سو سال پہلے تو اس طرح کے ڈانسز ہوتے تھے اور نہ ہی اس طرح کے لچر قسم کے ڈائیلاگ ہوتے تھے یہ کلچر دس سے پندرہ سال پہلے آیا ہے کسی نے توجہ نہیں دی۔ ہمیں اپنی حکومت سے پوری امید ہے کہ اس ایکٹ پر توجہ کی جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس ایکٹ کو بدلہ جائے اور نوجوان نسل۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، پلیز! سوال کیجئے گا۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ اس ایکٹ پر کب نظر ثانی کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، ان کا concern ہے آپ ذرا جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب سپیکر! میں عرض کروں کہ یہ پنجاب ایکٹ 1975 ہے وہ شاید کوئی تحریر میں غلطی ہو گئی ہو۔ یہ ایکٹ 1975 میں بنا جو کہ پنجاب آرٹ ایکٹ 1975 ہے۔

جناب سپیکر! دوسری میں ایک اور عرض کر دوں کہ جیسے میری بہن نے فرمایا کہ کیا ہم اپنے اخلاقی اقدار، معاشرتی روّیوں، ہمارے religion اور پاکستان کے حوالے سے careful ہیں تو بالکل 100 فیصد پنجاب کی کسی آرٹ کونسل میں کوئی ایسا play کرنے کی اجازت نہیں ہے جو ہمارے اقدار کے خلاف ہو۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ان کا سوال الیکٹرانک میڈیا کے حوالے سے ہے وہ فیڈرل لیول کا سوال ہے اور وہ فیڈرل گورنمنٹ کے پاس اختیارات ہیں کہ وہ الیکٹرونکس میڈیا اور ٹی وی پر لیکن پنجاب کی حد تک پنجاب آرٹ کونسلز میں تمام verify ہو کر پہلے سکرپٹ پڑھا جاتا ہے، اس کو verify کیا جاتا ہے اگر وہ کسی بھی طرح ہمارے اخلاقی اقدار کے خلاف ہو تو اس کو play کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! اگلا سوال۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میں جز(ب) کی طرف آؤں گی۔ ادھر میرا اشارہ سٹیج ڈراموں کے بارے میں ہے وہ ابھی جناب محمد ندیم قریشی نے بتایا ہے کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کا معاملہ ہے لیکن ٹی وی ڈراموں پر بھی اور یہ سٹیج ڈراموں پر اس کے topics پر نظر ثانی کی جانی چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، وہ تو انہوں نے فرما دیا ہے۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! جز(ج) سے میں مطمئن ہوں اور اس کا بالکل صحیح جواب دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 4572 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: آرٹس کونسل کی تعمیری لاگت اور سال 19-2018 کے لئے ثقافتی پروگرام کے انعقاد پر اٹھنے والے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*4572: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال میں آرٹس کونسل کا دفتر کہاں واقع ہے اور یہ کب قائم کیا گیا اس پر کتنی لاگت آئی، مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) سال 19-2018 میں آرٹس کونسل ساہیوال اور اس کے زیر سایہ کون کون سے ادارے کام کرتے ہیں، مکمل تفصیل بتائیں؟

(ج) سال 19-2018 اور 20-2019 کے لئے مختص فنڈ میں سے کون کون سے ثقافتی پروگرام منعقد کئے گئے ان پر آنے والے اخراجات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (جناب محمد ندیم قریشی):

(الف) ساہیوال آرٹس کونسل کا دفتر جناح ہال نزد ڈی پی او آفس ساہیوال واقع ہے ضلعی حکومت ساہیوال نے 28۔جنوری 2014 کو جناح ہال کی عمارت ساہیوال آرٹس کونسل کے سپرد کی۔ یہ عمارت سال 1966 میں قائم ہوئی، جس پر ہونے والے اخراجات کا ریکارڈ کونسل ہذا کے پاس نہ ہے۔

(ب) ساہیوال آرٹس کونسل ایک ڈویژنل سطح کا ادارہ ہے۔اس کے زیر انتظام کوئی ذیلی ادارہ نہ ہے۔

(ج) سال 19-2018 اور سال 20-2019 کے فنڈز اور اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے جز(ب) میں پوچھا تھا اور اس میں بتایا گیا ہے کہ ساہیوال آرٹ کونسل ایک ڈویژنل سطح کا ایک ادارہ ہے تو میں آپ کے توسط سے جناب پارلیمانی سیکرٹری موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ڈویژنل سطح کا جو ادارہ ساہیوال آرٹ کونسل ہے اس میں ساہیوال، پاکپتن اور اوکاڑہ بھی شامل ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے ساہیوال میں تو پروگرام کا بتایا ہے تو میں آگے discuss کرتا ہوں کہ انہوں نے پاکپتن اور اوکاڑہ میں کیا کیا arrangement کئے اور کیا کیا پروگرامز کئے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب سپیکر! چونکہ آرٹ کونسل کا سسٹم ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر ہے اور یہ جناب عثمان احمد خان بزدار کی گورنمنٹ کا پلان ہے کہ ہم اس کو آئندہ آنے والے دنوں میں ڈسٹرکٹ کی سطح پر لے کر جائیں گے۔ ساہیوال جو آرٹ کونسل ہے اس کا 2004 سے قیام عمل میں آیا اور یہ پورے ڈویژن کو cover کر رہی ہے وہاں جتنی بھی activities ہو رہی ہیں، ڈیپارٹمنٹ نے بڑی محنت کی ہے اور یہ ایک ایک activities کی پچھلے 23 سالوں کی تفصیل ساتھ لف ہے۔

جناب سپیکر! میں چاہوں گا کہ جناب محمد ارشد ملک پڑھیں۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کوئی بھی function attend نہ کیا ہو۔ اگر یہ وہاں function attend کریں گے تو ساہیوال آرٹ کونسل پاکپتن، بورے والا، وہاڑی سب علاقے کو cover کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ سوال تو کر لیتے ہیں جواب سنتے نہیں ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! پارلیمانی سیکرٹری! اتنی روانی سے گفتگو فرما رہے تھے اور تالیاں بج رہی تھیں پتا نہیں انہوں نے کیا جواب دیا ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ محو گفتگو تھے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں محو گفتگو نہیں تھا ہم اسی پر discuss کر رہے تھے۔

جناب چیئرمین: چلیں آپ اگلا سوال کر لیں آپ کا ایک سوال ہو گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا آخری سوال ہے ایس توں بعد ویسے ہی ویل اے گھنٹہ کتھے گزارنا اے سانوں سوال تے کر لین دیو آج تے چھ سوال کر لین دیو۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ اگلا سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا اور پاکپتن تو ویسے ہی discussion سے باہر ہے، ہمیں پاکپتن کا بڑا ادب و احترام ہے، میں پاکپتن کی بات کرتا ہی نہیں ہوں اگر پارلیمانی سیکرٹری نہیں بتانا چاہتے تو میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو اخراجات بتائے گئے ہیں میرے بھائی نے یہ بڑے زور شور سے بتایا ہے۔ میں آپ کی توجہ کا طالب ہوں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ کا شکریہ پارلیمانی سیکرٹری کو جواب دینے دیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ابھی تو میں آپ کے توسط سے ان سے سوال پوچھ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، میں نے سوال سن لیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں ابھی سوال کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! تو پہلے کیا تھا؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ابھی ضمنی سوال کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: چلیں بسم اللہ۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے جز(ج) میں پوچھا تھا اُس میں محکمہ نے جواب دیا ہے کہ جشن میوزیکل پروگرام تین روزہ فیسٹیول پر -/136978 روپے خرچہ آیا ہے، سُر تال پروگرام مقابلہ پر ایک لاکھ روپے خرچہ آیا ہے اور میں یہ آپ کی نذر کرنا چاہتا ہوں یہ جو انہوں نے بڑے بڑے پروگرام کہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان کی مختصر بات کرتا ہوں یہ 2019 میں رقص و کلام کی تقریب پر ایک لاکھ 39 ہزار روپے خرچہ آیا ہے اور پنجاب لوک فیسٹیول ہے۔ اس پر 2 لاکھ 33 ہزار روپے خرچہ ہے، محفل موسیقی پر -/136986 روپے خرچہ آیا ہے اور میں ایک اور خرچہ آپ کے گوش وگزار کرنا چاہتا ہوں دو روزہ بین الاقوامی ثقافتی کانفرنس اُس پر -/738270 روپے خرچہ آیا ہے تو میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو tax payers کا پیسا ہے یہ رقص و سرور پر خرچ ہو رہا ہے یہ جو فرما رہے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب ارشد ملک! شکریہ۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری! جواب دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس کی کوئی اتھارٹی ہے جس سے انہوں نے منظوری لی ہو اور اس کا انہوں نے۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! شکریہ۔ پارلیمانی سیکرٹری! آپ کی بات سمجھ گئے ہیں وہ جواب دے رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب چیئرمین! میرے فاضل ممبر نے بڑا اچھا سوال فرمایا تھا۔

جناب چیئرمین: جی، Order in the House

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب چیئرمین !انہوں نے بڑا اچھا سوال فرمایا تھا کیونکہ ان کا تعلق ساہیوال سے ہے ان کا حق بنتا ہے کہ یہ اپنے شہر میں ہونے والی سماجی، سیاسی اور مذہبی تقریبات کے حوالے سے سوال کریں اور انہوں نے سوال کیا اور ڈیپارٹمنٹ نے چالیس پروگرامز جو یہاں مختلف دور میں ہوتے رہے ہیں اور وہ تمام کے تمام پروگرام پنجاب کے کلچر کے عین مطابق رہے ہیں۔

جناب سپیکر! پاکستان ڈے پر، یوم آزادی پر اور religious activities ہوئیں اور اس میں بہت سارے پروگرامز وہ ہیں جو sponsored programmes ہیں شاید جناب محمد ارشد ملک لاہور میں زیادہ رہتے ہیں تو یہ جتنے پروگرام ہیں یہ ان کے شہر میں ہوئے، وہاں کے لوکل لوگوں نے اس سے entertainment لی اور میں ایک اور عرض کر دوں کہ ان چالیس پروگراموں کے جو ٹوٹل expense ہوئے وہ 19 لاکھ something ہیں۔ یہ اُس تنخواہ سے کم رقم بنتی ہے جو پچھلے زمانے میں آئی ٹی کے ہیڈ کو بٹھا کر دی جاتی تھی۔

جناب چیئرمین: جی، اب وقفہ سوالات ختم کرتے ہیں اور سوالات بھی ختم ہوئے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

اداکاروں اور فنکاروں کی مالی امداد سے متعلقہ تفصیلات

197: جناب نصیر احمد: کیا وزیر ثقافت و اطلاعات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

یکم اگست 2018 سے اب تک کتنے اداکاروں اور فنکاروں کو مالی امداد یا اعزازیہ دیا گیا ہے ان اداکاروں اور فنکاروں کے نام اور مالی امداد و اعزازیہ کی مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر اطلاعات و ثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان):

یکم اگست 2018 سے اب تک محترم سجاد حیدر کشور اور محترمہ ناہید منیر نیازی بیوہ منیر نیازی کو مبلغ پانچ پانچ لاکھ روپے آرٹسٹ سپورٹ فنڈ سے بطور مالی امداد / اعزازیہ دیا گیا ہے چیکس کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ساہیوال آرٹس کونسل کے زیر انتظام اداروں کی تعداد، افسران اور پروگراموں سے متعلقہ تفصیلات

695: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال آرٹس کونسل کے زیر انتظام کون سے ادارے کام کر رہے ہیں، ان کی تعداد بتائیں اور اس محکمہ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) آرٹس کونسل ساہیوال میں کون کون سے پروگرام کروائے جاتے ہیں اس پروگرام کے لئے کیا شرائط رکھی گئی ہیں اور کیا کوئی SOP بھی بنائے گئے ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) اس آرٹس کونسل کے تحت سال 18-2017 میں کون کون سے پروگرام منعقد کئے گئے اور ان پروگرام پر کتنے اخراجات آئے اور ان سے کتنی آمدن حاصل ہوئی۔ اس آمدن سے حکومت کو کیا فائدہ ہوا، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اطلاعات و ثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) ساہیوال آرٹس کونسل ڈویژنل سطح کا ادارہ ہے اس کے زیر انتظام کوئی ذیلی ادارہ نہ ہے ڈائریکٹر کے علاوہ بھرتیوں پر پابندی اور ہیومن ریسورسز کی کمی کی وجہ سے تمام عملہ یومیہ اجرتی ملازمین کے طور پر کام کرتا ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	سکیل	تاریخ تعیناتی
1۔	ڈائریکٹر	بی ایس18	14-05-2018
2۔	جونیئر کلرک	بی ایس11	01-03-2017
3۔	بکنگ کلرک	بی ایس7	12-06-2015
4۔	پینٹر اینڈ پالیشر	بی ایس5	02-10-2017
5۔	سٹیج ایڈ	بی ایس4	23-02-2015
6۔	دفتری	بی ایس4	01-03-2016
7۔	نائب قاصد	بی ایس1	02-10-2017
8۔	نائب قاصد	بی ایس1	02-10-2017
9۔	گارڈ	بی ایس1	08-03-2016
10۔	خاکروب	بی ایس1	15-07-2016

(ب) ساہیوال آرٹس کونسل میں پنجاب کونسل آف دی آرٹس کے ایکٹ 1975 کے تحت فنون لطیفہ، موسیقی، ادب، ڈرامہ اور قومی و معاشرتی ہم آہنگی کے حوالے سے پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔

(ج) ساہیوال آرٹس کونسل کے زیر سایہ مالی سال 18-2017 میں ہونے والے پروگرامز، اخراجات اور آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:

پروگرام	کل اخراجات	کل آمدن
73	367638	1212729

مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر584 جناب نور الامین وٹو کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر585 محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، محترمہ!

خانیوال میں پسند کی شادی پر میاں بیوی کا قتل

585۔ **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تمام ٹی وی چینل مورخہ 18۔جولائی2020 کی خبروں کے مطابق خانیوال سے اپنے گاؤں جانے والے میاں بیوی کو نامعلوم افراد نے 10/88۔آر کے نزدیک فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا؟

(ب) اس واقعہ کا مقدمہ کن افراد کے خلاف درج ہوا ہے اور کتنے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں، اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/سماجی بہبود و بیت المال: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ یہ واقعہ مورخہ 19۔جولائی2020 کو وقوع پذیر ہوا اور اس کا مقدمہ نمبر 407/20 مورخہ 19۔جولائی2020 کو باجرم302,311,148,149ت پ تھانہ سٹی خانیوال میں درج رجسٹرڈ ہوا۔ اس مقدمہ میں چار ملزمان کو نامزد کیا گیا تھا جن چار میں سے ملزم محمد جاوید وہ main ملزم تھا اُس کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور اُس سے تفتیش کی جا رہی ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ اُس کی نشاندہی پر باقی ملزمان کی گرفتاری بھی جلد عمل میں آجائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اگر اجازت ہو جائے تو یہ ایک رپورٹ پیش کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر اعظم کے گلوبل سسٹین ایبل ڈویلپمنٹ گولز اچیومنٹ پروگرام، مواصلات و تعمیرات، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، ایل جی اینڈ سی ڈی ڈیپارٹمنٹ اور چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی برائے مالی سال 2016 تا 2018 پر سپیشل آڈٹ رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I lay the Special Audit Report on the Accounts of Prime Minister's Global Sustainable Development Goals Achievement Programme C&W, HUD&PHE, LG&CD Departments and Cholistan Development Authority for the Financial Year 2016-2018.

MR CHAIRMAN: The report has been laid and referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

(رپورٹ پیش ہوئی)

تحاریک استحقاق

جناب چیئرمین: اب ہم تحریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 21 چودھری مسعود احمد کی ہے۔ جی، چودھری مسعود احمد آپ اسے پڑھ دیں۔

ایس ڈی او سب ڈویژن عباسیہ لیاقت پور کی معزز ممبر اسمبلی سے بدتمیزی

چودھری مسعود احمد: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میرے حلقہ سب ڈویژن عباسیہ لیاقت پور کے ایس ڈی او اریگیشن تیمور ناصر کی پانی کی متعدد شکایات اور کرپشن پر میری میٹنگ مورخہ 10۔جولائی 2020 کو چیف انجینئر اریگیشن آفس بہاولپور ہوئی۔ میٹنگ میں ایس ای اریگیشن چودھری محمد اسماعیل، ایکسین احمد پور عمیر خان، ایس ڈی او لیاقت پور تیمور ناصر، میرے ساتھ سابق کونسلر حضرات اور سابق ناظمین، دیگر چولستانی لوگ شکایات کنندہ بھی آفس میں موجود تھے۔ میٹنگ کے دوران پانی کے مسائل اور عوام کی شکایات / کرپشن پر بحث شروع کی، جب ایس ڈی او، لیاقت پور تیمور ناصر کے خلاف پانچ انکوائریز کروانے پر بات ہوئی تو ایس ڈی او، لیاقت پور تیمور ناصر نے مجھ سے بدتمیزی کرتے ہوئے بات کی کہ اگر میرے خلاف انکوائری ثابت نہ ہوئی تو (مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا) کہ ان پر تمام سرکاری دفاتر میں داخلہ پر پابندی لگائی جائے۔ جس پر ایس ای اریگیشن چودھری اسماعیل نے ایس ڈی او لیاقت پور کو منع کیا اور چیف انجینئر اریگیشن وسیم بٹ کو بلوالیا، جس پر انہوں نے ایس ڈی او، تیمور ناصر کو اس بدتمیزی پر منع کیا (مگر اس کے خلاف کوئی مناسب کارروائی نہیں کی) اور خود انکوائری دوبارہ کرنا شروع کر دی۔ دو انکوائریز میں ایس ڈی او کے قصوروار ثابت ہونے پر چیف انجینئر نے ایس ڈی او کو تبادلہ کروانے کو کہا۔ اس پانی کی ریگولیشن کی شکایت پر ایس ڈی او کی بجائے ایکسین کو پانی کی ریگولیشن کا ذمہ دار بنا دیا گیا۔ جس پر بعد ازاں مزید دو انکوائریز میں ایس ڈی او کے قصوروار ثابت ہونے پر خود ایس ڈی او نے ٹرانسفر کروانے کے لئے ایک ہفتہ کی مہلت مانگ لی، مگر ابھی تک سب ڈویژن لیاقت پور میں کرپشن کا بازار گرم ہے اور وہ دندناتا پھرتا ہے اور loose talk کرتا ہے۔

جناب سپیکر! ایس ڈی او، لیاقت پور تیمور ناصر نے میرے ساتھ انتہائی بداخلاقی اور بدتمیزی کا مظاہرہ کیا ہے جس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اس کے خلاف میری تحریک استحقاق منظور فرما کر سپیشل کمیٹی کے سپرد کی جائے تاکہ کارروائی عمل میں

لائی جاسکے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے کسی سپیشل کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری مسعود کی اس تحریک استحقاق کو سپیشل کمیٹی نمبر7 کو refer کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ دوماہ کے اندر پیش کی جائے۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر312/20 جناب سمیع اللہ خان کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

شاہدرہ لاہور کی چھ سالہ بچی پتنگ کی ڈور پھرنے سے جاں بحق

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 29 ۔جون 2020 کو روزنامہ "جنگ" میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ شاہدرہ کے رہائشی محمد عمران کی چھ سالہ بیٹی حریم فاطمہ شہ رگ پر پتنگ کی ڈور پھرنے سے جاں بحق ہوگئی ہے۔ پنجاب کے تمام شہروں بالخصوص لاہور میں گزشتہ ایک سال سے پتنگ بازی سے زخمی ہونے اور جان ہارنے والے شہریوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے جو کہ انتہائی سنگین صورتحال کی نشاندہی کرتا ہے۔ ڈور اور پتنگ بنانے والے اور پتنگ بازی کرنے والے کسی بھی رعایت کے مستحق نہیں ہیں لیکن متعلقہ پولیس حکام نے اس قاتل کھیل کو روکنے کی بجائے اسے بھی کمائی کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ مسئلہ کی سنگینی کے پیش نظر پنجاب کے عوام میں شدید تشویش اور بے چینی پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ہی میری گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو اگلے اجلاس تک ملتوی کر دیا جائے تاکہ میں اپنی پوری تیاری کے ساتھ اس پر بات کر سکوں۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/324 محترمہ مومنہ وحید کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/333 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

لاہور کی نہر میں شہریوں کے نہانے سے کورونا وائرس پھیلنے کا خدشہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 4۔ جولائی 2020 کی خبر کے مطابق لاہور نہر بھی گرمی سے ستائے ہوئے شہریوں کے لئے محفوظ نہ رہی، نہر میں بڑی تعداد میں شہریوں کے نہانے سے کورونا وائرس پھیلنے کا خدشہ ہے۔ تفصیلات کے مطابق لاہور نہر میں نہانے کو تشویش ناک قرار دے دیا ہے۔ ماہر امراض ناک، کان اور گلا کے پروفیسر نے بتایا کہ اکثر مقامات پر سیوریج کے پانی میں کورونا وائرس کے جراثیم پائے گئے ہیں، آلودہ پانی نہر میں مل جانے کے بعد یہاں نہانے والوں کو متاثر کر سکتا ہے، نہر میں نہانے والوں میں سے بہت سے خود بھی مریض ہو سکتے ہیں جن کے ذریعے یہ وائرس دوسرے افراد تک منتقل ہو سکتا ہے۔ Viral diseases کے ماہر پروفیسر کا کہنا ہے کہ نہر میں کورونا کے ساتھ ساتھ پولیو اور دیگر امراض کے وائرس بھی موجود ہو سکتے ہیں جو کہ نہر میں نہانے والوں کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

زیرو آور نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم زیرو آور نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آور نمبر 20/368 جناب محمد ارشد ملک کا ہے، وہ اسے پیش کریں۔

قیوم ہسپتال ساہیوال کی انتظامیہ کا مریضوں
کو وینٹی لیٹرز پر نہ رکھنے سے متعدد مریض جاں بحق

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے لئے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 29۔جون 2020 کی خبر کے مطابق ساہیوال قیوم ہسپتال کی انتظامیہ نے گزشتہ دس روز سے مریضوں کو وینٹی لیٹر پر رکھنا بند کر دیا ہے اس دوران consultants اپنی ڈیوٹی سے غائب رہتے ہیں وینٹی لیٹر پر نہ رکھنے کی وجہ سے متعدد مریض اپنی جان کی بازی بھی ہار گئے ہیں۔ کمشنر ساہیوال کو اس بابت شہری و سماجی حلقوں نے آگاہ کیا ہے مگر کوئی انکوائری ہوئی ہے اور نہ ہی ذمہ داران کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی ہے لہذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، ہیلتھ منسٹر صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 20/369 جناب محمد افضل گل اور جناب محمد کاظم علی پیرزادہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 20/370 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

تھانہ گجرپورہ لاہور کی حدود میں مسلح افراد کا ڈاکٹر
اور کمپاؤڈر سے موبائل فون چھیننا اور انیس سالہ لڑکی کو ریپ کا نشانہ بنانا

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 2۔جولائی 2020 کی خبر کے مطابق لاہور تھانہ گجرپورہ کی حدود میں کلینک سے واپسی پر ڈاکٹر اور کمپاؤڈر کو چار مسلح افراد نے گھیر اڈال کر ان سے موبائل فون چھین لئے اور اُنیس سالہ لڑکی کا پرس اور سونے کی بھالیاں چھین کر اسلحہ کے زور پر

اس کو ریپ کا نشانہ بنایا اور فرار ہو گئے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، اس زیرو آر نوٹس کو جواب آنے تک pending کیا جاتا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں نے آپ سے point of order مانگا تھا۔

جناب چیئرمین: یقیناً but it should be relevant to the business. ہماری جو آپ کے وزیر قانون اور رانا محمد اقبال خان کے ساتھ جو SOPs طے ہوئے تھے اس کے مطابق if your point of order will be relevant to the business of the House today then آپ بات کر سکتے ہیں۔

MR KHALIL TAHIR SINDHU: Mr Speaker! I want to raise my point of order, it's not necessary and not mandatory that it must be according to the business of today. This is written in the black's law dictionary which you like all the PTI very much that I can say if there is anything which is not fit and not according to the law and it happened so many times.

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! جناب خلیل طاہر سندھو میرے بہت ہی محترم دوست ہیں۔ اس دن پڑھ کے سنایا گیا تھا اور ویسے بھی کہا گیا تھا کہ جب House out of order ہو، کسی وجہ سے disorder ہو رہا ہو اور اس سے پہلے ہاؤس کی جتنی بھی کارروائی ہو چکی ہے اس پر point of order raise کرنا جائز ہے کیونکہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا تھا کہ قرآن پر طلاق ہو کر ہٹی ہے تو پوائنٹ آف آرڈر آ گیا تو اس میں تو کوئی ایسی خرابی نہیں ہوتی تھی لیکن پھر بھی پوائنٹ آف آرڈر پہلے آ جاتا ہے۔ یہ بجا فرما رہے ہیں کہ اگر جو ہاؤس کی کارروائی مکمل ہو چکی ہے اس میں اگر کوئی ایسا disorder تھا تو he can speak over it.

MR KHALIL TAHIR SINDHU: Mr Speaker! Ch Zaheer-ud-Din sahib is not responsible for that. It's up to you and if you will allow me I will speak otherwise I will sit down.

MR CHAIRMAN: I allow you to do it.

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں نے simple ایک درخواست کرنی تھی کہ پانچ مرتبہ جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی اور ڈپٹی سپیکر یہ رولنگ دے چکے ہیں اور معزز وزیر قانون کو بھی یہ واضح ہدایت کی تھی کہ پروفیسر وارث میر کا نام انڈر پاس سے کیوں ختم کیا گیا ہے اور بعد میں اس حوالے سے پورے ہاؤس نے unanimously ایک قرارداد بھی پاس کرلی اور اس کے بعد سندھ اسمبلی نے بھی قرارداد پاس کرلی۔ پروفیسر وارث میر صاحب کا نام اس لئے انڈر پاس سے مٹایا گیا کہ انہوں نے حسینہ واجد سے ایوارڈ لیا تھا لیکن وہ تو 9 سال پہلے فوت ہو چکے ہیں اس لئے وہ بات تو ختم ہو گئی۔

جناب سپیکر! اب محترم وزیر اعظم نے حسینہ واجد کو 22 تاریخ کو پاکستان کا دورہ کرنے کی اجازت دی ہے تو میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے نہیں پتا کہ غدار کون ہے یا کافر کون ہے لیکن میں اتنی گزارش ضرور کرتا ہوں کہ اگر جناب پرویز الٰہی نے اس پر سات مرتبہ بات کی ہے اور ہاؤس نے بھی قرارداد پاس کی ہے تو پھر اب اس میں تاخیر کیوں ہو رہی ہے؟

MR CHAIRMAN: Thank you. The House is adjourned to meet on Friday, the 7th August 2020 at 2:00 PM.

نوٹ: **اسمبلی کا اجلاس مورخہ 7-اگست 2020 تک کے لئے ملتوی کیا گیا تھا بعد ازاں یوم استحصال کشمیر کے موقع پر اجلاس مورخہ 5-اگست 2020 کو منعقد کرنے کا نوٹیفکیشن کر دیا گیا اور پھر اجلاس مورخہ 5-اگست 2020 کو 2:00 بجے دوپہر منعقد ہوا۔**